Mock Test Series - I
Misbah Shabbir
0301-4506353

Q: 01

زکوٰۃ

تعارف:- زکوٰۃ کی اہمیت عربت کے خاتمے میں نماز کے بعد زکوٰۃ دوسری اہم ترین عبادت ہے۔ زکوٰۃ کے لفظ سے ہی اس کا معنی متعین ہو جاتا ہے۔ اس سے مراد وہ مال ہے جو پاکیزگی اور طہارت حاصل کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ ارشاد ہے۔

ترجمہ:-

"بے شک صدقات محض غریبوں اور محتاجوں اور ان کی وصولی پر مقرر کیئے گئے کارکنوں اور ایسے لوگوں کے لیے ہے" (التوبہ)

"قرآن کریم سیدنا اسماعیل کی اس بات کو نقل کرتا ہے کہ وہ نماز کی طرح اپنے گھر والوں کو زکوٰۃ کی بھی تلقین کرتے تھے۔"

مومن اپنی جان اور مال سے زیادہ اللہ سے محبت کرتا ہے اور زکوۃ فرض کر کے ان سے مال کی سے زیادہ محبت کو آزمایا گیا ہے۔

ترجمہ:-

"اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیا کرو۔"

(البقرہ)

زکوۃ کا مفہوم:-

زکوۃ کا مفہوم درج ذیل ہے۔

لغوی معنی:-

زکوۃ کا لغوی معنی "پاک ہونا" اور "کسی چیز کا بڑھنا" ہے۔

اصطلاحی معنی:-

نصاب کے مطابق جس مال پر ایک سال گزر گیا ہوں۔

زکوۃ کا نصاب:-

چاندی کی صورت میں:- ساڑھے باون تولے چاندی / دو سو درہم

سونے کی صورت میں: ساڑھے سات تولے سونا / چالیس دینار

بکریاں: 40 سے 120 تک ۔ ایک بکری

گائے:- ہر تیس پر ایک سالہ بچھڑا

اونٹ:- ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری

Scanned with CamScanner

زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدار کون سے لوگ ہیں ؟

(1) فقراء :-

فقراء جمع ہے فقیر کی ۔ اس کا معنی ہے محتاج یعنی ایسا شخص جو کسی ایسی ضرورت سے دوچار ہو جس کو پورا کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ مثلاً کسی بیمار شخص کے لیے جس کے پاس علاج کے لیے پیسے نہ ہو ۔

(2) مسکین :

مسکین اس شخص کو کہتے ہیں جو کام کرنے سے معذور ہو لیکن عزت نفس کا خیال اسے دوسروں کے سامنے سوال دراز کرنے سے باز رکھے ۔

(3) زکوٰۃ وصول کرنے والے :

یعنی وہ عاملین جو زکوٰۃ کی وصولی ، اس کے حساب کتاب اور تقسیم وغیرہ کے امور سرانجام دیں ۔ ان کی تنخواہیں زکوٰۃ سے ادا کی جائے ۔

(4) مولفۃ القلوب :-

اس سے مراد وہ لوگ ہے جو نئے اسلام لانے والوں کو زکوٰۃ کے مال سے دل جوئی کی جا سکتی ہے خواہ وہ امیر ہوں یا غریب ۔

Scanned with CamScanner

(5) غلام :-

زکوٰۃ کے مال سے غلاموں
کو خرید کر آزاد کیا جا سکتا ہے۔

(6) مقروض :-

ایسے لوگ جو مقروض ہوں
لیکن اُن کے پاس مال نہ ہوں تو
ان کے قرض کی ادائیگی میں مدد کی
جا سکتی ہے۔

(7) اللہ کے راستے میں :-

اس سے مراد اُن لوگوں کی
مدد کرنا ہے جو اللہ کی راہ میں کوشاں
ہیں اور روزی کمانے کی فرصت نہیں
رکھتے۔

(8) مسافر :-

اس سے مراد وہ مسافر ہیں
جو حالت سفر میں محتاج ہو جائیں خواہ
وہ اپنے گھر میں مال دار ہوں۔ زکوٰۃ
سے مسافر کی مدد اس کی اصل حاجت
کے مطابق کرنی چاہیے نہ کہ اس کی
حیثیت کے مطابق۔

Scanned with CamScanner

اسلامی معاشرے میں زکوٰۃ کے ذریعے غربت کا خاتمہ:-

ایک اسلامی معاشرے میں غربت کا خاتمہ درج ذیل طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔

(1) زکوٰۃ خرچ کرنے کے لیے درست جگہ کا انتخاب:-

جہاں زکوٰۃ کو اکٹھا کرنے کے لیے درست جگہ کا انتخاب کرے یعنی کہ جو ضرورت مند ہوں اور وہ ایسے لوگ ہوں جو شریعت کی نظر میں واقعی ہی اس کے لیے قابل ہوں۔

(2) ایماندار عاملین زکوٰۃ:-

زکوٰۃ کی وصولی کے لیے ضروری ہے جو عاملین مقرر ہوں وہ ایماندار ہوں، دیانت دار اور خوف خدا رکھنے والے افراد ہوں۔ ان کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تربیت دی جائے۔

(3) چیئرمین بورڈ آف زکوٰۃ کا مثبت کردار:-

پاکستان میں بینکوں کے ذریعے کٹنے والی زکوٰۃ پر علماء کے کئی طرح سے تحفظات ہیں۔ ان کو دور کیا جائے اور زکوٰۃ کو وصول کرنے کے لیے درست نظام وضع کیا جائے۔

Scanned with CamScanner

(4) سودی معیشت کا خاتمہ :-

زکوۃ سودی نظام
معیشت کو رخصت کرنے میں اہم کردار ادا
کرتی ہے۔ نظام زکوۃ کے باعث معاشرہ
اور حکومت دونوں قرض در قرض اور سود در
سود کی لعنت سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ بحث :-

اس سارے کا خلاصہ یہ
ہے کہ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ
زکوۃ کو امیروں سے اکٹھا کیا جائے
اور غریبوں میں تقسیم کیا جائے۔ آج
دنیا جس معاشی ابتری کا شکار ہے اس
کی بڑی وجہ یہی ہے کہ دولت چند
ہاتھوں میں جمع ہو کر رہ گئی ہے جس کی
وجہ سے غربت عروج پر ہے۔ زکوۃ
سے ہی معاشرے میں ہونے والی
برائیاں جو سود جیسے نظام کو بڑھاوا
دے رہی ہے اُن سے چھٹکارا حاصل
کیا جا سکتا ہے۔ اور زکوۃ کی ادائیگی اخروی
کامیابی کی ضامن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ :-

"بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال
کیے اور نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے رہے،

Scanned with CamScanner

ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے
اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہو گا اور نہ
ہی وہ غمگین ہوں گے۔ ”(المائدہ)

Scanned with CamScanner

Q: 04

حضورؐ انسانی زندگی کے لیے نمونہ عمل

اُن کی سیرت سے وابستہ نجات عالم
اصل دنیا کے مصائب کا مداوا وہ ہیں
رسول، اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔
رسول کے مخاطب انسان ہوتے ہیں۔ وہ انسانوں کے درمیان رہتا ہے اور لبتا ہے، بھرپور سماجی اور اجتماعی زندگی گزارتا ہے صالح انسانی سرگرمیوں میں حصہ لیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: "بے شک تمہارے پاس ایک رسول تمہارے ہی درمیان سے آیا ہے تمہاری تکلیف اس پر گراں گزرتی ہے وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور مومنوں پر مہربان اور شفیق ہے"

(التوبہ)

یعنی انسانوں کی مشکلات، نفسیات، مزاج، ضروریات اور دکھ درد کو زیادہ بہتر طور پر انسانوں کا نمائندہ ہی سمجھ سکتا ہے۔ آپ انسانی مشکلات کے حل میں زیادہ گہری دل چسپی رکھتے تھے۔

Scanned with CamScanner

حضورؐ انسانی زندگی کے لیے کیسے نمونہ مکمل ہے؟

(i) انسانی خدمت گاروں کے لیے اسوہ رسولؐ :-
نبی کریمؐ کی زندگی
ہر فرد کے لیے کامل نمونہ ہے۔ وہ افراد
جو کسی بھی درجے پر انسانی خدمت کا
کام کرتے ہیں۔ انسانیت کے لیے بہت اہم
ہوتے ہیں۔ اس کے لیے اسوہ رسولؐ
نے روشن مثالیں فراہم کی ہیں۔
رسول اکرمؐ منصب نبوت سے پہلے بھی انسانوں
سے محبت اور خدمت کے لیے مشہور تھے۔ بقول شاعر

ؔ اسلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
اسلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

حضورؐ نے اس حوالے سے مسلمانوں کو جو
تعلیم دی اس کا مرکزی نکتہ یہ تھا۔
ترجمہ:-
"بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، بیماروں کی خبر گیری
کرو، اور قیدیوں کو رہا کرو"
رسولؐ نے انسانوں کی محبت کو
اللہ کی محبت سے تعبیر کیا۔ مخلوق کی
خدمت کو اللہ تک پہنچنے کا راستہ قرار دیا۔

Scanned with CamScanner

(2) علم و اخلاق کے حوالے سے اسوہ رسول :-

آپ اخلاق عظیم پر فائز ہیں۔ اس کا استعمال خیر و شر اور نیک و بد دونوں مقاصد کے لیے کیا جا سکتا ہے اگر صاحب علم اخلاقی اصولوں کا پابند نہ ہو تو اس کا علم چور کے ہاتھ کے چاقو سے کم خطرناک نہیں اور اگر وہ اخلاقی اصولوں کا پابند ہے تو رہنما کے چراغ سے کم مقدس نہیں ہے۔ اسی لیے قلم کی شہادت ، اخلاقی قدروں کی رفعت کے لیے لی گئی ہے۔ شاعر کا ایک شعر ہے۔

ایک نام مصطفی ہے جو بڑھ کر گھٹا نہیں
ورنہ ہر ایک عروج میں پنہاں زوال ہے

(3) ماحول کی صفائی اور اسوہ رسول :-

قدرت نے جس طرح اپنی تخلیق میں تناسب ، توازن اور اعتدال رکھا ہے اس کا مطالبہ ہے کہ بندے بھی اسی طرح اپنے عمل میں اعتدال و توازن رکھیں۔ اور قدرت کی تخلیق میں خلل نہ ڈالے۔ قدرت کے اس مقررہ کردہ نظام میں توازن برقرار رکھے۔

Scanned with CamScanner

ترجمہ:-

"اللہ تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک صاف کرے اور تم پر اپنی نعمت تمام کرے تاکہ تم شکر گزار بنو۔"
(المائدہ)

ایک اہم واقعہ:-

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دو ایسی چیزوں سے پرہیز کرو جو لعنت کا سبب ہیں صحابہ نے پوچھا وہ لعنت والی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ لوگوں کے راستہ میں اور سایہ میں غلاظت۔

(4) شہری منصوبہ بندی اور شہری امن کے لیے اسوہ رسول ﷺ:-

محمد رسول ﷺ نے مکہ میں اسلام کی دعوت و تبلیغ شروع کی تو ان مشرکین مکہ کی طرف سے غیر معمولی مخالفت اور اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ مکہ کی سرزمین جب دعوت اسلام کے لیے تنگ ہو گئی تو ~~[illegible]~~ ارشاد ہوا۔

ترجمہ: "اے میرے رب تو مجھے جہاں لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو

Scanned with CamScanner

میرا مددگار بنا دے۔ (بنی اسرائیل)

مدینہ کی شہری منصوبہ بندی کے لحاظ سے اہمیت کے حامل تھے۔

← مدینہ میں مہاجرین کے قدم جمانا
← مدینہ کو سٹیٹ سٹی اور مثالی شہر بنانا۔
← مدینہ میں مسلم آبادی کو قابل لحاظ بنا کر دارالاسلام بنانا۔
← مدینہ کے باشندوں میں امن و اعتماد پیدا کرنا اور آس پاس کی آبادی کو اس میں شامل کرنا۔
← بیرونی حملہ آوروں سے مدینہ کا دفاع کرنا۔

(5) ایک شوہر کے لیے اسوہ رسول ﷺ:

نبی ﷺ ہر ایک شوہر کے لیے ضروری بتایا کرتے تھے کہ وہ اپنی بیوی سے خوش اخلاق ہو۔ اس کا مزاج شناس ہو۔ اس کے جذبات و احساسات کا احترام کرتا ہوں۔ اس سے محبت و دل داری کا طریق جانتا ہو۔

مثال:

حضور اپنی گوناگوں مصروفیتوں

اور بھاری ذمہ داریوں کے باوجود روزانہ بعد
نماز عصر ہر ایک بیوی کے پاس اس کے
مکان پر تشریف لے جاتے۔ ان کی ضروریات
معلوم کرتے۔

(۶) ایک باپ کے لیے اسوۂ رسول ﷺ:-

اگرچہ اصول تو یہی
ہے کہ جیسے جتنی اپنی اولاد زیادہ پیاری
ہوتی ہے اسے اتنا ہی اس کی تعلیم و
تربیت کا زیادہ خیال ہونا چاہیے مگر
فی زمانہ اتنی ہی اس کی اولاد نالائق
ہوتی ہے جتنا اس سے پیار ہوتا ہے مگر
حضور ﷺ ہیں کہ پیدائش ہی سے اولاد
کی اصلاح کے درپے ہو جاتے ہیں۔
اور آہستہ آہستہ سے وہ تعلیم دیتے
ہیں کہ بچہ سن شعور کو پہنچتے ہی بڑوں
کی طرح دانا ہو جاتا ہے۔

خلاصہ بحث:-

یوں تو تمام انبیاء اپنے
وقت میں اپنی قوم کے لیے نمونہ اور رول
ماڈل ہوتے ہیں اور ان کی اتباع کرنا
قوم کے لیے لازم ہوتا ہے مگر آپ ﷺ کی

force.

Scanned with CamScanner

رسالت عالمگیر رسالت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:-

"رسول تم کو جو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔" (الحشر)

اس لیے حضورؐ کی زندگی ہمارے لیے زندگی گزارنے کے لیے ایک نمونہ عمل ہے۔ ہمیں اُن کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ بقول اقبال:

کون ہے تارک آئین رسول مختار
مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار